

اہل سنت دیوبند



نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

از مولانا محمد الیاس گھمن

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مذہب اہل السنۃ والجماعت احناف:

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ (الھدایہ ج 1 ص 100-101)

مذہب غیر مقلدین:

نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ (نماز نبوی للالبانی ص 77، بارہ مسائل از عبد الرحمن خلیق ص 52)

اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے نماز نہیں ہوتی۔ (قول حق از مولوی محمد حنیف فرید کوٹی ص 21 بحوالہ مجموعہ رسائل ج 1 ص 325)

فائدہ:

اہل السنۃ والجماعت احناف کے ہاں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیاں سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔ کتاب الآثار میں ہے:

قال محمد: ویضع بطن کفہ الایمن علی رسغہ الایسر تحت السرۃ فیکون الرسغ فی وسط الکف۔ [کتاب الآثار بروایۃ محمد: جزء اول ص 321 رقم 120]
وقال العینی: واستحسن کثیر من مشایخنا..... بان یضع باطن کفہ الیمنی علی کفہ الیسری ویحلق بالخنصر والإبهام علی الرسغ.
[عمدة القاری: ج 4 ص 389 باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاة]

یہ موقف ان دلائل سے ثابت ہے:

- 1: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.
(صحیح البخاری ج 1 ص 102 باب وضع الیمنی علی الیسری)
- 2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا نُظَرَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي؛ قَالَ فَتَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغَ وَالسَّاعِدَ.
(صحیح ابن حبان ص 577 رقم الحدیث 1860، سنن النسائی: ج 1 ص 141، سنن ابی داؤد ج 1 ص 105 باب تفریع افتتاح الصلوة)
- 3: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا مَعَشَرُ الْأَنْبِيَاءِ أُمَرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ سُحُورَنَا وَنَعَجِّلَ فِطْرَنَا وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شِمَائِلِنَا فِي صَلَاتِنَا. (صحیح ابن حبان ص 554، 555 ذکر الاخبار عملاً بسبب للمرء، رقم الحدیث 1770)
- 4: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السَّرَّةِ.
(مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 322، 321، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3959)

دلائل اہل السنۃ والجماعت

قرآن مع التفسیر:

روی الامام الحافظ ابو بکر الاثرم قال حدثنا ابو الولید الطیالسی قال حدثنا حماد بن سلمة عن عاصم الجحدری عن

عقبة بن صہبان سمع علیاً یقول فی قول اللہ عزوجل ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ قال: وضع الیمنی علی الیسری تحت السرۃ.

(سنن الاثرم بحوالہ التہذیب لابن عبد البر: ج 8 ص 164 تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی الخارق)

توثیق روایات:

- 1: امام ابو بکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی (م 273ھ): ثقة، حافظ، له تصانیف. (تقریب التہذیب ص 122 رقم الترجمة 103)
- 2: امام ابو الولید ہشام بن عبد الملک الباہلی الطیالسی (م 227ھ): آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ ”ثقة، ثبت“
(تقریب التہذیب ص 603، رقم الترجمة 7301)
- 3: حماد بن سلمہ (م 167ھ): آپ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ”شیخ الاسلام الحافظ صاحب السنة“
(تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 151، رقم الترجمة 197)
- 4: امام عاصم المجہری (م 129ھ): ثقة. (الجرح والتعديل للرازی ج 6 ص 456، رقم الترجمة 11176)
- 5: امام عقبہ بن صبحان (م 75ھ او 82ھ): آپ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ ”ثقة“. (تقریب التہذیب ص 425 رقم 4640)
- 6: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: صحابی رسول و داماد رسول ہیں۔
- 7: امام ابن عبد البر المالکی (م 463ھ) آپ مشہور مالکی امام ہیں۔ ”شیخ الاسلام حافظ المغرب“ (تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 217)
تو یہ روایت ”ثقة عن ثقة“ سے مروی ہے۔ لہذا اصول کی رو سے یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

اعتراض:

امام ابن عبد البر کی ولادت تقریباً سن 370 ہجری میں ہے اور امام ابو بکر الاثرم کی وفات سن 273 ہجری میں ہے، دونوں کے درمیان تقریباً 100 سال کا فاصلہ ہے تو یہ روایت منقطع ہوئی، لہذا حجت نہیں؟

جواب:

اولاً..... امام ابن عبد البر نے یہ روایت امام ابو بکر الاثرم کی کتاب سے نقل کی ہے اس کے لئے اتصال ضروری نہیں جس طرح آج کوئی شخص صحیح البخاری سے دیکھ کر روایت ذکر کرے۔

ثانیاً..... امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب ”التمہید“ میں کئی مقامات پر امام ابو بکر الاثرم تک سند کو ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں:
اخبّرني عبد الله ابن محمد يحيى قال حدثنا عبد الحميد ابن احمد البغدادي قال حدثنا الحضر بن داود قال حدثنا ابو بكر
الاثرم الخ

(التمہید لابن عبد البر: ج 1 ص 78 تحت باب الف في اسماء شيوخ مالک الذين روى عنهم حديث النبي صلى الله عليه وسلم - ابراهيم بن عقبه)
تو امام ابن عبد البر سے لے کر امام ابو بکر الاثرم تک سند کا اتصال بھی موجود ہے۔ لہذا یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

احادیث مرئوہ:

حدیث نمبر 1:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ
يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السَّرَّةِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 321، 322، وضع اليمين على الشمال، رقم الحديث 3959)

اعتراض:

اس روایت میں تحت السرہ کا لفظ مدرج ہے، احناف نے خود یہ لفظ بڑھایا ہے ابن ابی شیبہ کے کئی نسخوں میں یہ لفظ نہیں۔

جواب:

تحت السرة کا لفظ کئی نسخوں میں موجود ہے۔

1: نسخہ امام قاسم بن قطلوبغا الحنفی (درہم الصرہ ص 82)

2: نسخہ شیخ محمد اکرم نصرپوری (درہم الصرہ ص 82)

3: نسخہ شیخ عبدالقادر مفتی مکہ مکرمہ (درہم الصرہ ص 82)

4: نسخہ شیخ عابد سندھی: اس کا عکس مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج 3 میں موجود ہے۔

5: نسخہ قبة محمودیہ (در الغرة ص 24 بحوالہ تجلیات ج 4 ص 4)

6: امام محمد ہاشم سندھی فرماتے ہیں:

منہا لفظة "تحت السرة" وقد وجدت هي في ثلاث نسخ من مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ (ترصیح الدرۃ ص 4 و مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ)

ترجمہ: ان میں ایک لفظ "تحت السرة" ہے، میں نے خود یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے تین نسخوں میں پایا ہے۔

7: شیخ محمد عوامہ کی زیر نگرانی مدینہ منورہ سے 26 جلدوں میں طبع ہونے والی مصنف ابن ابی شیبہ میں "تحت السرة" کے الفاظ موجود ہیں۔

(دیکھیے مصنف ابن ابی شیبہ: ج 3 ص 320 تا 322)

8: نسخہ شیخ محمد مرتضیٰ الزبیدی: اس کا عکس ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج 3

9: نسخہ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ فیصل آباد: (ج 1 ص 427 رقم باب وضع الیمین علی الشمال)

لہذا "تحت السرة" کا لفظ مدرج نہیں بلکہ ابن ابی شیبہ کے اکثر نسخوں میں ثابت ہے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ - صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ - تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَ تَأْخِيرُ السُّحُورِ وَ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ الشُّرَّةِ.

(مسند زید بن علی ص: 219 باب الافطار. رقم الحدیث 300)

فائدہ: یہ سند اہل بیت کی سند ہے۔

حدیث نمبر 3:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السَّوَالِي، عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعُ الْأَيْدِي عَلَى الْأَيْدِي تَحْتَ الشُّرَّةِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 324، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966)

فائدہ: صحابی جب "سنت" کا لفظ مطلق بولے تو مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہوتی ہے۔ تصریحات ملاحظہ ہوں:

1: قال ابن الصلاح: وهكذا قول الصحابي: (من السنة كذا) فالاصح انه مسند مرفوع لان الظاهر انه لا يريد به إلا سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم. (مقدمة ابن الصلاح: ص 28)

2: قال الشافعي رضي الله عنه: واصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا يقولون بالسنة والحق الا لسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم. (كتاب الام ج 1 ص 479)

3: وقال العيني: قول علي (ان من السنة) هذا اللفظ يدخل في المرفوع عندهم وقال ابو عمر في التفصلي واعلم ان الصحابي إذا أطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبي صلى الله عليه وسلم. (عمدة القاري ج 4 ص 389)

- 4: قال جمال الدين الزيلعي: وَأَعْلَمُ أَنَّ لَفْظَةَ السُّنَّةِ يَدْخُلُ فِي الْمَرْفُوعِ عِنْدَهُمْ (نصب الراية: ج 1 ص 393 باب وضع اليمس على اليسرى في الصلاة)
- 5: مبشر احمد رباني غير مقلد لکھتے ہیں: اور یہ بات اصول حدیث میں واضح ہے کہ جب صحابی کسی امر کے بارے میں کہے کہ یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہوتی ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج 2 ص 142)

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی عبد الرحمن بن اسحاق الکوفی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

جواب نمبر 1:

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کسی حدیث سے مجتہد استدلال کر لے وہ حدیث صحیح شمار ہوتی ہے:

1: علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

المجتهد اذا استدلل بحديث كان تصحيحا له. (التحري لابن الهمام بحواله رد المحتار: ج 7 ص 83)

2: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد احتج بهذا الحديث احمد وابن المنذر وفي جزمهما بذلك دليل على صحته عندهما.

(التلخيص الجليل لابن حجر، ج 2، ص 143 تحت رقم الحديث 807)

3: محدث وفقیہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

في جزم كل مجتهد بحديث دليل على صحته عنده. (قواعد في علوم الحديث، ص 58)

اس اصول کے تحت درج ذیل ائمہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو دلیل ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

1: امام اسحاق بن راہویہ م 238ھ (اللاوسط لابن المنذر ج 3 ص 94)

2: امام احمد بن حنبل م 241ھ (مسائل احمد بروایۃ ابی داود ص 31)

3: امام ابو جعفر الطحاوی م 321ھ (احکام القرآن للطحاوی ج 1 ص 187)

4: امام ابو بکر الجصاص الرازی م 370ھ (احکام القرآن ج 3 ص 476)

5: امام ابوالحسنین القدوری م 428ھ (التجريد للقدوری ج 1 ص 479 باب وضع الیدین فی الصلاة)

6: امام ابو بکر السرخسی م 490ھ (المبسوط للسرخسی ج 1 ص 24)

7: امام ابو بکر الکاسانی م 578ھ (بدائع الصنائع ج 1 ص 469)

8: امام المرغینانی م 593ھ (الهدایہ ج 1 ص 86)

9: علامہ ضیاء الدین المقدسی م 643ھ (الاحادیث المختارہ ج 3 ص 386، 387)

10: امام ابو محمد المصنوعی م 686ھ (اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب ج 1 ص 247)

11: علامہ ابن القیم م 751ھ (بدائع الفوائد ج 3 ص 73)

جواب نمبر 2:

زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں: روایت کی تصحیح و تحسین اس کے ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔ (مقدمہ جزء رفع یدین: ص 14 مترجم)

ہم ان محدثین وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ان احادیث کو ”صحیح“ یا ”حسن“ کہا ہے جن میں راوی مذکور عبد الرحمن بن اسحاق

ہے، تو مذکورہ قاعدہ کی رو سے یہ اس راوی کی توثیق ہوگی۔

- 1: امام ترمذی: حسن (جامع الترمذی رقم 3563)
- 2: امام حاکم: صحیح الاسناد (مستدرک حاکم رقم 1973 کتاب الدعاء والتکبیر)
- 3: امام ذہبی: صحیح الاسناد (مستدرک حاکم رقم 1973 کتاب الدعاء والتکبیر)
- 4: امام ضیاء الدین مقدسی: اخرج عنه (الاحادیث المختارہ ج 3 ص 386، 387)
- تنبیہ: علی زئی صاحب کے نزدیک ضیاء مقدسی کا کسی حدیث کی تخریج کرنا اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔ (تعداد رکعت قیام رمضان ص 23)
- 5: ناصر الدین البانی غیر مقلد: حسن (جامع الترمذی رقم 3563، باحکام الالبانی)
- 6: خود زبیر علی زئی نے عبد الرحمن بن اسحاق کی ایک روایت کو ”حسن“ کہا ہے۔ (جامع الترمذی: تحت رقم 3563، باحکام علی زئی)

جواب نمبر 3:

غیر مقلدین حضرات امام عبد الرحمن بن اسحاق پر جرح تو نقل کرتے ہیں لیکن جن محدثین نے ان کی تعدیل و توثیق کی ہے ان کا ذکر نہیں کرتے، لیجئے ان کی تعدیل و توثیق پیش خدمت ہے:

- 1: امام احمد بن حنبل: صالح الحدیث۔ (مسائل احمد بروایۃ ابی داؤد ص 31)
- یاد رہے کہ ”صالح الحدیث“ الفاظ تعدیل میں شمار کیا گیا ہے (قواعد فی علوم الحدیث ص 249)
- 2: امام عجل: ذکرہ فی الثقات۔ (معرفۃ الثقات ج 2 ص 72)
- 3: امام ترمذی: اس کی حدیث کو ”حسن“ کہا۔ (ترمذی رقم 3563)
- 4: امام مقدسی: اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔ (الاحادیث المختارہ ج 3 ص 386، 387)
- 5: امام بزار: صالح الحدیث (مسند بزار تحت حدیث رقم 696)
- 6: محدث عثمانی: اس کی حدیث ”حسن“ درجہ کی ہے۔ (اعلاء السنن ج 2 ص 193)
- یاد رہے کہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس راوی پر جرح بھی ہو اور محدثین نے اس کی تعدیل و توثیق بھی کی ہو تو اس کی حدیث ”حسن“ درجہ کی ہوتی ہے۔ (قواعد فی علوم الحدیث: ص 75)
- تو اصولی طور پر یہ راوی حسن الحدیث درجے کا ہے، ضعیف نہیں۔ لہذا یہ روایت صحیح و حجت ہے اور اعتراض باطل ہے۔

حدیث نمبر 4:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ أَخْلَاقِ النَّبُوَّةِ تَعَجُّلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ الشُّرَّةِ. (الجوهري القتي على البيهقي ج 2 ص 32)

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس روایت کے ایک راوی سعید بن زبزی پر جرح ہے۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب:

اولاً..... سعید بن زبزی پر اگرچہ کلام کیا گیا ہے لیکن شاہد اور مؤیدات کی بناء پر یہ روایت صحیح شمار ہوگی۔

شاہد: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ - صَلَّوْا اللَّهَ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ - تَعَجُّلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ الشُّرَّةِ. (مسند زبید بن علی ص 204، 205، باب الافطار)

ثانیاً..... اس روایت کی معنوی تائید حدیث علی رضی اللہ عنہ اور حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے۔

(دیکھیے: مصنف ابن ابی شیبہ، باب وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966، رقم الحدیث 3959)

ثالثاً..... جامع الترمذی کی ایک روایت کو ناصر الدین البانی صاحب غیر مقلد نے ”صحیح“ قرار دیا ہے اور اس میں یہی سعید بن زریبی موجود ہے۔

(دیکھیے جامع الترمذی باحکام الالبانی: رقم 3544، باب خلق اللہ ماتہ رحمۃ، مکتبہ شاملہ)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت مؤیدات اور شاہد کی بناء پر صحیح ہے۔ واللہ الحمد

احادیث موقوفہ:

1: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضَعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(سنن ابی داؤد: ج 1 ص 117 باب وضع الیمین علی الیسری فی الصلوۃ)

2: عن أبي جحيفة عن علي قال ان من السنة في الصلوة المكتوبة وضع الايدي على الايدي تحت السرّة.

(الاحادیث المختارہ ج 2 ص 387 رقم الحدیث 772)

3: عن أبي جحيفة عن علي قال ان من السنة في الصلوة وضع الكف على الكف تحت السرّة.

(الاحادیث المختارہ ج 2 ص 386، 387 رقم الحدیث 771)

4: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخَذَ الْأَكْفَ عَلَى الْأَكْفِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(سنن ابی داؤد ج 1 ص 117، التمهید لابن عبد البر: ج 8 ص 164)

احادیث مقطوعہ:

1: امام ابراہیم نخعی کے متعلق آتا ہے کہ:

انه كان يضع يده اليمنى على يده اليسرى تحت السرّة.

(کتاب الآثار بروایۃ الامام محمد: جزء 1 ص 323 رقم الحدیث 121، مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 322 رقم الحدیث 3960)

2: امام ابو مجلز:

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْلَرٍ، أَوْ سَأَلْتُهُ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اصْنَعُ؟ قَالَ: يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ، وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 323 رقم الحدیث 3963)

ائمہ مجتہدین:

1: امام اعظم فی الفقہاء امام ابو حنیفہ تابعی رحمہ اللہ (کتاب الآثار بروایت امام محمد ص 24)

2: امام سفیان ثوری: ثم يضع يده اليمنى على رسغ اليد اليسرى تحت السرّة. (فقه سفیان ثوری ص 561)

3: امام ابو یوسف القاضي (احکام القرآن للطحاوی ج 1 ص 185)

4: امام محمد بن حسن الشیبانی فرماتے ہیں:

ينبغي للمصلي اذا قام في صلواته ان يضع باطن كفه اليمنى على رسغ اليسرى تحت السرّة. (موطا امام محمد ص 160)

5: امام اسحاق بن راہویہ (شرح مسلم للإمام النووي ج 1 ص 173)

6: امام احمد بن حنبل: وان كانت تحت السرّة فلا بأس به. (التمهید ج 8 ص 162 تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی الخارق)

غیر مقلدین کا ایک عمومی شبہ:

احناف ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو سنت کہتے ہیں لیکن ان کی عورتیں خلاف سنت نماز پڑھتی ہیں کیونکہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں۔

جواب:

عورت کے بارے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ وہ قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی اور اجماع مستقل دلیل شرعی ہے۔

- 1: امام ابو القاسم ابراہیم بن محمد القاری الحنفی السمرقندی (م بعد 907) لکھتے ہیں:
وَالْمَرْأَةُ تَضَعُ [يَدَيْهَا] عَلَى صَدْرِهَا بِإِلْتِفَاقٍ. (مختلص الحقائق شرح كنز الدقائق: ص 153)
- 2: سلطان الحدیث ملا علی قاری رحمہ اللہ (م 1014ھ) فرماتے ہیں:
وَالْمَرْأَةُ تَضَعُ [يَدَيْهَا] عَلَى صَدْرِهَا بِإِلْتِفَاقٍ لِأَنَّ مَبْلَىٰ حَالِهَا عَلَى السَّوْرِ. (فتح باب العناية: ج 1 ص 243 سنن الصلوٰۃ)
- 3: علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (م 1304ھ) لکھتے ہیں:
وَأَمَّا فِي حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوا عَلَى أَنَّ السُّنَّةَ لَهُنَّ وَضَعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ لِأَنَّهُمَا أَسْتَوَتْ لَهَا. (السعاية ج 2 ص 156)

غیر مقلدین کے دلائل کا علمی جائزہ

[۱]: عن أبي الحريش الكلبي حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْجَحْدَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَيْبَانَ كَذَا قَالَ إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ) قَالَ: وَضَعُ يَدَيْهِ الْيُمْنَى عَلَى وَسْطِ يَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ وَضَعَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ. (السنن الكبرى للبيهقي ج 2 ص 30)

جواب:

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابو الحریش الکلابی ہے جو کہ مجہول ہے اسی وجہ سے زبیر علی زئی نے لکھا ہے:

”ابو الحریش کا ثقہ و صدوق ہونا ثابت نہیں ہماری تحقیق میں یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔“ (الحديث شماره نمبر 7 ص 33)

[۲]: أَخْبَرَنَا أَبُو زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبُخَارِيِّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ) قَالَ: وَضَعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّحْرِ. (السنن الكبرى للبيهقي: ج 2 ص 31)

جواب:

اس روایت کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو سخت ضعیف و مجروح ہیں:

1: یحییٰ بن ابی طالب

ان کے متعلق ائمہ کے اقوال درج ذیل ہیں:

1: قال موسى بن هارون: اشهد انه يكذب. (تاريخ بغداد ج 12 ص 203 رقم الترجمة 7513)

2: قال الآجري: خط ابو داود سليمان بن الاشعث على حديث يحيى بن ابی طالب.

(تاريخ بغداد ج 12 ص 203، لسان الميزان ج 6 ص 263)

2: روح بن المسيب

ان کے متعلق ائمہ کی آراء یہ ہیں:

- 1: قال ابن حبان: يروى عن الثقات الموضوعات ويقلب الاسانيد ويرفع الموضوعات لا تحل الرواية عنه.
(كتاب الضعفاء والمتر وكنين ابن جوزي ج 1 ص 289 رقم الترجمة 1251)
- 2: قال ابن عدی: احادیث غیر محفوظ. (الکامل فی الضعفاء ج 3 ص 58 رقم الحديث 664)
- 3: عمرو بن مالک النکری
اس کے متعلق ائمہ کی یہ آراء ہیں:

- 1: قال ابن عدی: منکر الحديث عن الثقات ويسرق الحديث ضعفه ابو يعلى الموصلي.
(كتاب الضعفاء والمتر وكنين ابن جوزي ج 2 ص 231 رقم الترجمة 2575)
 - 2: قال الحافظ ابن حجر: عمرو بن مالك يخطئ ويغرب. (تهذيب التهذيب ج 5 ص 86، رقم الترجمة 6014)
 - 3: ذكره الذهبي في الضعفاء. (المغني في الضعفاء ج 2 ص 151)
 - 4: قال ابن عدی: ولعمرو وغيره ذكرت احادیث من اكبر بعضها سر قها من قوم ثقات. (الکامل لابن عدی ج 6 ص 258-259)
لهذا یہ روایت سخت ضعیف ہے جو کہ صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔
- [۳]: أخبرنا أبو طاهر نا أبو بكر نا أبو موسى نا مؤمل نا سفیان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع يده اليمنى على يده اليسرى على صدره.
(صحیح ابن خزيمة: ج 1 ص 272، رقم الحديث 479 باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة)

جواب نمبر 1:

- اس کی سند میں ایک راوی ”مؤمل بن اسماعیل“ ہے جن پر بہت سارے ائمہ جرح و تعدیل نے کلام کیا ہے۔ ائمہ کی آراء ملاحظہ ہوں:
- 1: امام بخاری: منکر الحديث.
 - (المغني في الضعفاء للذهبي: ج 2 ص 446، ميزان الاعتدال للذهي: ج 4 ص 417، تهذيب التهذيب لابن حجر: ج 6 ص 489)
 - 2: امام ابو زرعة الرازي: في حديثه خطأ كثير. (ميزان الاعتدال: ج 4 ص 417 رقم 8445)
 - 3: امام ابن حبان: ربما أخطأ. (تهذيب التهذيب: ج 6 ص 489 رقم 2877)
 - 4: امام ابن سعد: كثير الغلط. (الطبقات الكبرى: ج 5 ص 501)
 - 5: امام عبد الباقي بن قانع البغدادي: يخطئ. (تهذيب التهذيب: ج 6 ص 490 رقم 8277)
 - 6: امام ذهي: ذكره في الضعفاء. (المغني في الضعفاء ج 2 ص 446)
 - 7: امام ابو حاتم الرازي: صدوق كثير الخطأ. (الجرح والتعديل: ج 8 ص 427 رقم 15016)
 - 8: امام زكريا بن يحيى الساجي: كثير الخطأ له او هام يطول ذكرها. (تهذيب التهذيب: ج 6 ص 490 رقم 8277)
 - 9: امام محمد بن نصر المروزي: فإن هذا حديث لم يروه عن حماد بن زيد غير المؤمل وإذا انفرد بحديث وجب أن توقف ويتثبت فيه لأنه كان سيئ الحفظ كثير الغلط. (تعظيم قدر الصلاة للمروزي: ص 574)
 - 10: يعقوب بن سفیان الفارسي: أن حديثه لا يشبه حديث أصحابه، حتى ربما قال: كان لا يسعه أن يحدث وقد يجب على أهل

العلم أن يقفوا عن حديثه، ويتخففوا من الرواية عنه؛ فإنه منكر يروى المنكأ كبير عن ثقات شيوخنا، وهذا أشد.

(كتاب المعرفة والتاريخ: ج 3 ص 492)

11: امام دار قطنی: کثیر الخطاء۔ (سوالات الحاکم للدار قطنی: 492)

12: امام احمد بن حنبل: مؤمل کان یخطئ (سوالات المروزی: 53)

13: حافظ ابن حجر العسقلانی: صدوق سیئ الحفظ۔ (تقریب التہذیب: 7029 رقم 584)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: مؤمل بن اسماعیل فی حدیثہ عن الثوری ضعف۔ (فتح الباری: ج 9 ص 297) کثیر الخطأ۔ (ج 13 ص 42) اور یہ روایت بھی مؤمل عن الثوری کے طریق سے مروی ہے۔

14: علامہ ابن الترمذی: دفن کتبہ فکان یحدث من حفظہ فکثر خطاءہ۔ (الجوہر النقی: ج 2 ص 30)

15: علامہ نور الدین الہیثمی: آپ نے مجمع الزوائد میں مختلف مقام پر مؤمل پر کلام کیا ہے، چند یہ ہیں:

ضعفه البخاری۔ (تحت 6532 باب کراہیۃ شراء الصدقة لمن تصدق بها)

ضعفه البخاری وغیرہ۔ (تحت 7385 باب نکاح المتعة)

ضعفه الجہور۔ (تحت 8068 باب فی حر الاہلیۃ)

ضعفه جماعة۔ (تحت 8563 باب ما جاء فی الصباغ)

ضعفه البخاری وغیرہ۔ (تحت 8917 باب الخلفاء الاربعۃ)

علامہ الہیثمی کے اس مجموعی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مؤمل بن اسماعیل ”ضعیف عند الجہور“ ہے۔

حتی کہ خود غیر مقلدین نے بھی اس پر کلام کیا یاد دیگر حضرات کا کلام نقل کیا۔ چنانچہ ناصر الدین البانی صاحب نے اس پر جرح کی اور کہا: ضعیف لسوء حفظہ و کثرة خطاءہ۔ (سلسلة الاحادیث الضعیفہ: ج 2 ص 293)

اور اس سند کے بارے میں کہا: اسنادہ ضعیف لان مؤملا وهو ابن اسماعیل سیئ الحفظ۔

(حاشیہ ابن خزیمہ ج 1 ص 272 باب فی الخشوع فی الصلاة)

نیز محمد عبد الرحمن مبارکپوری غیر مقلد نے امام بخاری اور حافظ ابن حجر کا کلام نقل کر کے اس کا مؤمل کا ضعیف ہونا ثابت کیا۔

(دیکھیے تحفۃ الاحوذی: ج 6 ص 67)

عبد الرؤف بن عبد الحنان سند ہو غیر مقلد نے لکھا:

”یہ سند ضعیف ہے کیونکہ مؤمل بن اسماعیل سئ الحفظ ہے جیسا کہ ابن حجر نے تقریب (۲ / ۹۰) میں کہا ہے۔ ابو زرہ نے کہا ہے کہ یہ

بہت غلطیاں کرتا ہے۔ امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حافظ عالم ہے مگر غلطیاں کرتا ہے۔ میزان (۴ / ۲۲۸)“

(القول المقبول فی شرح وتعلیق صلاة الرسول از عبد الرؤف بن عبد الحنان غیر مقلد: ص 340)

جواب نمبر 2:

اس روایت کے راوی امام سفیان ثوری ہیں جو خود ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔ (فقہ سفیان الثوری ص 561)

اور جب راوی کا اپنا عمل اپنی روایت کے خلاف ہو تو وہ روایت قابل عمل نہیں ہوتی کیونکہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

عمل الراوی بخلاف روايته بعد الرواية مما هو خلاف بيقين يسقط العمل به عندنا۔ (المنار مع شرح ص 190)

لہذا یہ روایت ساقط العمل ہے۔

[۴]: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَمَّاكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ. (مسند احمد ج 16 ص 152 رقم 21864)

جواب نمبر 1:

اولا..... اس میں ایک راوی سماک بن حرب ہے جس پر بہت سارے ائمہ نے کلام کیا ہے۔

- 1: امام شعبہ بن الحجاج: کان شعبۃ یضعفہ. (تاریخ بغداد: ج 7 ص 272 رقم الترجمة 4791)
- 2: امام احمد بن حنبل: سماک مضطرب الحدیث. (الجرح والتعديل: ج 4 ص 279)
- 3: امام صالح جزیره: یضعف. (میزان الاعتدال ج 2 ص 216)
- 4: محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی: یقولون انه کان یغلط ویختلفون فی حدیثہ. (تاریخ بغداد: ج 7 ص 272 رقم 4791)
- 5: امام عبد اللہ بن المبارک: سماک ضعیف فی الحدیث. (تہذیب الکمال: ج 8 ص 131، تہذیب ج 3 ص 67)
- 6: امام عبد الرحمن بن یوسف بن خراش: فی حدیثہ لین. (تاریخ بغداد: ج 7 ص 272 رقم 4791)
- 7: امام ابن حبان: یخطئ کثیراً. (تہذیب ج 3 ص 67-68، کتاب الثقات: ج 4 ص 339)
- 8: امام سفیان الثوری: کان الثوری یضعفہ بعض الضعفاء. (تاریخ الثقات: رقم 621، تاریخ بغداد: ج 9 ص 216)
- 9: امام بزار: وکان قد تغیر قبل موته. (تہذیب ج 3 ص 68)
- 10: امام عقیلی: ذکرہ فی الضعفاء. (الضعفاء الکبیر للبیہقی ج 2 ص 178)
- 11: امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء. (المغنی للذہبی ج 1 ص 448)
- 12: امام ابن الجوزی: ذکرہ فی الضعفاء. (الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج 2 ص 26)
- 13: امام نسائی: وَسَمَّاكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِينَ. (سنن النسائي: تحت ج 5693 باب ذكر الأخبار التي اغتلت بها من أبا حشراب السكر) ایک مقام پر فرمایا: اذا انفرد باصل لم يكن بحجة لانه كان يلقن فيتلقن.

(میزان الاعتدال ج 2 ص 216، تحفة الاشراف للمزی: ج 5 ص 137، 138)

- 14: امام ابوالقاسم الکعبی م 319ھ نے سماک کو "باب فیہ ذکر من رموہ بانہ من اهل البدع واصحاب الاهواء" کے تحت ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے قبول الاخبار ومعرفۃ الرجال ج 2 ص 381-390)

ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ سماک بن حرب جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

ثانیاً..... علی زئی غیر مقلد نے ایک مقام پر لکھا:

”جورای کثیر الخطاء، کثیر الاوهام، کثیر الغلط اور سئی الحفظ ہو اس کی منفرد حدیث ضعیف ہوتی ہے۔“ (نور العینین: ص 63)

اور سماک بن حرب بھی ضعیف، مضطرب الحدیث، خطاکار، لیس بالقوی (کما تقدم) ہونے کے ساتھ ساتھ بقول امام نسائی جب کسی

روایت میں منفرد ہو تو حجت نہیں۔ (میزان الاعتدال ج 2 ص 216، تحفة الاشراف للمزی: ج 5 ص 137، 138)

اور اس روایت میں یہ منفرد ہے۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے اور تحت السره والی صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جواب نمبر 2:

حدیث حلب طائی درج ذیل کتب میں کئی طرق سے موجود ہے:

- 1: مصنف ابن ابی شیبہ (ج 3 ص 317 باب وضع الیمین علی الشمال۔ رقم الحدیث 3955)
- 2: مسند احمد بن حنبل (ج 16 رقم الحدیث 21865، 21866، 21868، 21871، 21872، 21873)
- 3: مسند احمد بن منیع (بحوالہ اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ج 2 ص 402 رقم الحدیث 1803)
- 4: سنن الترمذی (ج 1 ص 59 باب ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)
- 5: مختصر الاحکام للطوسی (ص 107 باب ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)
- 6: سنن ابن ماجہ (ج 1 ص 58 باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)
- 7: سنن الدار قطنی (ج 1 ص 288 باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلاۃ)
- 8: السنن الکبریٰ للبیہقی (ج 2 ص 29 باب وضع الید الیمینی علی الیسری فی الصلاۃ)
- 9: التمهید لابن عبد البر (ج 8 ص 160 تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی الخارق)
- 10: الاستذکار لابن عبد البر (ج 2 ص 290)
- 11: شرح السنۃ للبعوی (ج 2 ص 193 رقم الحدیث 571)
- 12: التحقیق لابن الجوزی (ج 1 ص 338 رقم الحدیث 435)

لیکن ان میں کسی بھی طریق میں ”علی صدرہ“ کے الفاظ نہیں ہیں۔ ثابت ہوا کہ مسند احمد کی مذکورہ روایت میں یہ الفاظ سماک بن حرب (ضعیف) کی وجہ سے زائد ہوئے ہیں جو کہ صحیح روایات کے مقابلے میں حجت نہیں۔

[۵]: عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.
(صلاة الرسول از صادق سياكوتی: ص 188، رسول اکرم کی نماز از اسماعیل سلفی: ص 67 بحوالہ مراسیل ابی داؤد)

جواب نمبر 1:

اس کی سند میں ایک راوی ”سلیمان بن موسیٰ“ ہے۔ اس پر بہت سے ائمہ نے زبردست جرح کی ہے۔

- 1: امام بخاری: عندہ مناکبر۔ (الضعفاء الصغیر للبخاری ص 55، 56)
- 2: امام نسائی: لیس بالقوی فی الحدیث (الضعفاء والمتروکین للنسائی ص 186)
- 3: امام عقیلی: ذکرہ فی الضعفاء۔ (الضعفاء الکبیر للعقيلي ج 2 ص 140)
- 4: امام ابو حاتم الرازی: فی حدیثہ بعض الاضطراب۔ (الجرح والتعديل: ج 4 ص 135 رقم 5734)
- 5: امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء۔ (المغنی فی الضعفاء ج 1 ص 445)
- 6: حافظ ابن حجر: فی حدیثہ بعض لین وخولط قبل موته بقليل (تقریب: ص 289 رقم 2616)
- 7: امام علی بن المدینی: سلیمان بن موسیٰ مطعون علیہ (الضعفاء الکبیر للعقيلي ج 2 ص 140)

لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب نمبر 2: (الزامی) یہ روایت مرسل ہے اور مرسل غیر مقلدین کے ہاں ضعیف ہوتی ہے۔ لہذا اس کو پیش کرنا خود غیر مقلدین کے اصول پر بھی درست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زبیر علی زئی غیر مقلد نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے: ”ہمارے نزدیک یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔“ (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام: ص 24 از علی زئی)